قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر: ابوسعید

Online Edition

بدھ 06 اپریل 2022ء | 04 رمضان 1443 ہجری قمری | 06 شہادت 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:83

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّہُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ ﴿۱۸۷﴾

(البقرہ: 187)

ترجمہ:۔ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دُعا کرنے والے کی دُعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ایمان کی حالت میں اور محاسبہ نفس کرتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے، اسے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس شخص نے ایمان کی حالت میں اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے لیلۃ القدر کی رات قیام کیا اسے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(بخاری کتاب فضل لیلۃ القدر باب فضل لیلۃ القدر)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس کے لئے باب الدعا کھولا گیا گویا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں سے سب سے زیادہ محبوب اس کے نزدیک یہ ہے کہ اس سے عافیت طلب کی جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان پر جو ابتلاء آچکے ہیں یا جن سے خطرہ درپیش ہو ان سے محفوظ رہنے کے لئے سب سے زیادہ مفید بات دعا ہے۔ پس اے اللہ کے بندو تمہیں چاہئے کہ تم دعا میں لگے رہو۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

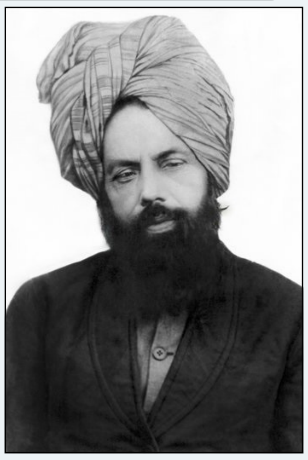

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’دعا خدا تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہے، چنانچہ خدا تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ۔ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (البقرہ: 187) یعنی جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے اور اس کا کیا ثبوت ہے تو کہہ دو کہ وہ بہت ہی قریب ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اسے جواب دیتا ہوں۔ یہ جواب کبھی رؤیا صالحہ کے ذریعہ ملتا ہے اور کبھی کشف اور الہام کے واسطے سے۔ اور علاوہ بریں دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا قادر ہے کہ مشکلات کو حل کر دیتا ہے۔

غرض دُعا بڑی دولت اور طاقت ہے۔ اور قرآن شریف میں جا بجا اس کی ترغیب دی ہے اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں جنھوں نے دعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی۔ انبیاء علیھم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہو گی جو خدا کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا‘‘

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 207 ایڈیشن 1988ء)

فرمان خلیفۂ وقت

ان دنوں میں اپنے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو، اس کے حکموں پر عمل کرنے اور چلنے کی توفیق ملے، اس زمانے کے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو آگے بڑھانے کی ہمیں توفیق ملے۔ رمضان کی برکات ہماری زندگیوں کا مستقل حصہ بن جائیں۔ جو نیکیاں ہم نے اپنا لی ہیں ان کو کبھی چھوڑنے والے نہ ہوں۔ اور جو برائیاں ہم نے ترک کی ہیں وہ کبھی دوبارہ ہمارے اندر داخل نہ ہوں۔ ہماری اولاد در اولاد اور آئندہ نسلیں بھی خدا تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والی اور نیکیوں پر چلنے والی ہوں۔ یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والوں کو عقل اور سمجھ دے اور وہ اس زمانے کے امام کا انکار نہ کریں۔ اس کو پہچان لیں اور اس انکار کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت نہ دیں۔ ہمارے دل تو بہرحال ان کی تکلیفوں سے بے چین رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دعاؤں کی توفیق دے۔

(خطبہ جمعہ 28؍اکتوبر 2005ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- رکھتا ہے وہ افطار میں کیا کیا میرے آگے (منظوم)
- خطباتِ امام اور ایم ٹی اے کی برکات
- بلیز: مشن کی کارگزاری
- ہم املا کی غلطیاں کیوں کرتے ہیں؟
- یوم مسیح موعودؑ کی خصوصی اشاعت کے حوالے سے ایڈیٹر کے نام خطوط
- رمضان اور روحانی غذا کا حصول
- جلسہ یوم مسیح موعودؑ (جماعت بیرک، آسٹریلیا)

دربارِ خلافت

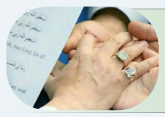

اس دنیا کی حَسَنَہ آخرت کی حَسَنَہ کا بھی باعث بنتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

دنیا کی حَسَنَہ میں سے یہ بھی ایک حَسَنَہ ہے کہ اچھے دوست مل جائیں۔ اسی طرح مشنز کی جو رپورٹس آتی ہیں مَیں ان میں ایک رپورٹ دیکھ رہا تھا۔ مالی میں ہمارے ریڈیو اسٹیشنز نئے قائم ہوئے ہیں، اُن کی وجہ سے بڑے وسیع پیمانے پر تبلیغ ہو رہی ہے۔ اس کو سن کر بعض مخالف مولوی جو ہیں، جو مسلمان ملکوں سے عرب ملکوں سے مدد لیتے ہیں، تا کہ احمدیت کی تبلیغ کو روکیں اور اُنہیں جس حد تک ہو سکتا ہے دنیاوی نقصان پہنچانے کی بھی کوشش کریں۔ تو ایسے مولویوں نے ہمارے مبلغین کو دھمکیاں بھی دیں، دیتے بھی رہتے ہیں، فون بھی کرتے رہتے ہیں۔ ہم یہ کر دیں گے، وہ کر دیں گے۔ ہمارے خلاف پراپیگنڈہ بھی کرتے ہیں کہ ان کی باتیں نہ سنو، یہ کافر ہیں اور فلاں ہیں اور فلاں ہیں۔ بعض اپنی انتہا کو بھی پہنچ جاتے ہیں تو وہاں ایک ایسی صورتحال پیدا ہو گئی جو بے انتہا تھی یعنی مخالفت اور دشمنی بہت زیادہ بڑھی ہوئی تھی۔ اُس پر وہاں کے بعض اچھے، سلجھے ہوئے، اثر و رسوخ رکھنے والے غیر از جماعت لوگوں کو جب پتہ لگا تو انہوں نے ہمارے مبلغ کو پیغام بھیجا کہ بالکل فکر نہ کرو اور اپنا کام کئے چلے جاؤ۔ یہی اسلام حقیقی اسلام ہے جو تم لوگ پھیلا رہے ہو اور کوئی تمہیں اس سے روک نہیں سکتا۔ تو یہ اچھے دوست اللہ تعالیٰ ہر جگہ عطا بھی فرماتا رہتا ہے جو گو خود احمدی نہ بھی ہوں تو احمدیت کے پھیلانے میں، پیغام پہنچانے میں اپنا کردار ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا یہ بھی حَسَنَہ ہے۔

پس حَسَنَہ کو جتنی وسعت دیتے جائیں اُتنا ہی یہ کھلتا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اس دنیاوی زندگی کے ہر پہلو پر حاوی ہونے کے لئے اُس کے جتنے فضل اور بہتر انجام والی چیزیں مانگتے جائیں یہ سب حَسَنَہ میں آتے چلے جاتے ہیں۔ ذاتی زندگی میں اچھی بیوی ہے، اچھا خاوند ہے، نیک بچے ہیں، بیماریوں سے محفوظ زندگی ہے۔ غرض کہ ہر چیز جس میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہمارے لئے بہتری اور فائدہ ہے، وہی دنیا کی حَسَنَہ ہے۔ اور یہی ایک مومن کا منشاء اور خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے ہر وہ چیز دے جو اُس کی ضرورت ہے۔ ہر لحاظ سے اچھی ہو، ظاہری بھی اور باطنی لحاظ سے بھی۔ کیونکہ غیب اور حاضر کا تمام علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اس لئے وہی بہتر فیصلہ کر سکتا ہے کہ ہمارے لئے ظاہری اور باطنی لحاظ سے کیا چیز بہتر ہے۔ ہم تو کسی چیز کے چناؤ میں غلطی کھا سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ تو کسی قسم کی غلطی نہیں کھا سکتا۔ ظاہر طور پر ہم کسی کو اچھا دوست سمجھتے ہیں لیکن وہی نقصان پہنچانے والا بن جاتا ہے۔ کئی ایسے معاملات آتے ہیں جہاں لوگوں نے اپنے دوستوں پر بڑا اعتبار کیا، کاروباروں میں شریک بنایا، لیکن وہی اُن کو نقصان پہنچانے والے بن گئے۔ ہم کسی کو حاکم بنا دیتے ہیں وہی نقصان پہنچانے والا بن جاتا ہے۔ علاوہ جماعتی رنگ کی پریشانیوں کے روزمرّہ کے معاملات میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ بعض باتیں ایسی کرتے ہیں جو پریشانی اور مشکل کا باعث بن جاتی ہیں۔ پس صحیح رنگ میں رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً کی دعا ہے جو اللہ تعالیٰ قبول فرما لے تو جماعتی بھی اور ذاتی پریشانیوں سے بھی انسان بچ سکتا ہے۔ نہ صرف بچ سکتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا بھی وارث بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بھی بن سکتا ہے۔

پھر فرمایا کہ وَفِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً کہ آخرت میں بھی ہمیں ہر وہ چیز دے جو حَسَنَہ ہو۔ یعنی وہاں بھی ظاہر و باطن کی اچھی چیز دے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی وضاحت ایک جگہ اس طرح فرمائی ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ آخرت میں تو حَسَنَہ ہی ہے۔ جب انسان آخرت کی دعا مانگ رہا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اگر قبول کر لی تو حَسَنَہ ہے۔ تو وہاں کی ظاہر و باطن کی اچھائی سے کیا مراد ہے۔ اس کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ آخرت میں تو سب چیزیں گو اچھی ہیں لیکن آخرت میں بھی بعض چیزیں ایسی ہیں جو باطن میں اچھی ہیں مگر ظاہر میں بری ہیں۔ مثلاً دوزخ ہے۔ قرآنِ کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ انسان کی اصلاح کا ذریعہ ہے۔ ایک لحاظ سے وہ بری چیز بھی ہے۔ پس جب آخرت کے لئے بھی خدا تعالیٰ نے حَسَنَہ کا لفظ رکھا تو اس لئے کہ تم یہ دعا کرو کہ الٰہی! ہماری اصلاح دوزخ سے نہ ہو بلکہ تیرے فضل سے ہو۔ اور آخرت میں ہمیں وہ چیز نہ دے جو صرف باطن میں ہی اچھی ہے۔ جیسے دوزخ باطن میں اچھا ہے کہ اس سے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ مگر ظاہر میں برا ہے کیونکہ وہ عذاب ہے۔ آخرت میں حَسَنَہ صرف جنت ہے جس کا ظاہر بھی اچھا ہے اور باطن بھی اچھا ہے۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 446)

یہاں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس دنیا کی حَسَنَہ آخرت کی حَسَنَہ کا بھی باعث بنتی ہے۔ اگر اس دنیا میں ہر چیز جس کا ظاہر بھی اچھا ہے اور باطن بھی اچھا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا دلانے والا ہے تو آخرت میں بھی ایسی حَسَنَہ ملے گی جس کا ظاہر بھی اچھا ہو اور باطن بھی اچھا ہو۔

(خطبہ جمعہ 8/ مارچ 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

رکھتا ہے وہ افطار میں کیا کیا میرے آگے

اک نعمت عظمیٰ ہے یہ روزہ میرے آگے
میں پیاس کا صحرا ہوں تو دریا میرے آگے

ہر وقت فحش گوئی سے بچنا مجھے لازم
تب جا کے نکلتا ہے نتیجہ میرے آگے

دن بھر جسے چھوڑا ہے فقط اس کی رضا میں
رکھتا ہے وہ افطار میں کیا کیا میرے آگے

منزل پہ تو کلیاں ہیں، شگوفے ہیں، شجر ہیں
گرچہ ہے یہ پرخار سا رستہ میرے آگے

روزے کے توسط سے جزا خاص ملے ہے
اے کاش کہ ہو جلوہ مولیٰ میرے آگے

اک یار مہرباں پہ ہے قربان سبھی کچھ
یہ جام و سبو، ساغر و بادہ میرے آگے

دل دے کے فراز !! اس کی محبت کو سمیٹا
ہر چند کہ آنکھوں میں تھی دنیا میرے آگے

اطہر حفیظ فراز

ظہیر احمد طاہر۔ نائب صدر مجلس انصار اللہ جرمنی

خطباتِ امام اور ایم ٹی اے کی برکات

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے احمدیت کا پودا اپنے ہاتھ سے لگایا ہے اور وہی دن رات اس کی آبیاری کر رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی منشاء اور اُسی کے ارادے سے یہ پودا دن بدن پھل پھول رہا ہے اور ترقی کی منازل طے کرتا چلا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت سے اس کی سدا بہار شاخیں اکناف عالم میں پھیل چکی ہیں جس کے پرسکون اور آرام دہ سائے تلے ان گنت سعید روحیں اکٹھی ہوچکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا کہ:

’’خدا نے ارادہ کیا ہے کہ تیرا نام بڑھاوے اور تیرے نام کی خوب چمک آفاق میں دکھاوے۔‘‘ (الحکم مورخہ 9؍ ستمبر 1899ء صفحہ 5 کالم 3) نیز آپ کو یہ خوشخبری سنائی گئی کہ: ’’خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہوجائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو زمین کے کناروں تک پہنچادے گا۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 97) اگرچہ یہ دو علیحدہ علیحدہ الہامات ہیں لیکن ان دونوں کا مقصد ایک ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے پیغام کو ساری دنیا میں پھیلانے اور اس کی ترویج واشاعت کا کام اپنے ذمہ لیا ہے اور وہی اُسے پورا فرمائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اُس کو روک سکے۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 67)

حضور علیہ السلام ایک اور نشان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ’’خدا نے اس آخری زمانہ کے بارہ میں جس میں تمام قومیں ایک ہی مذہب پر جمع کی جائیں گی صرف ایک ہی نشان بیان نہیں فرمایا بلکہ قرآن شریف میں اور بھی کئی نشان لکھے ہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ کہ ......اس کے ذریعہ سے ملاقاتوں کے طریق سہل ہوجائیں گے۔ اور ایک یہ کہ دنیا کے باہمی تعلقات آسان ہوجائیں گے اور ایک دوسرے کو بآسانی خبریں پہنچاسکیں گے۔‘‘

(لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 183)

پس اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اُس کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا، جلد جلد بڑھے، پھلے پھولے اور ترقی کرے تا کہ اُس کی برکات ساری دنیا پر محیط ہوجائیں۔ سو اُس کا قدرت نما ہاتھ مختلف طریق اور ذرائع سے اس پیغام زندگی کو دنیا میں پھیلانے کے سامان پیدا فرماتا جارہا ہے۔ اُس علیم وخبیر نے آج سے چودہ سو سال پہلے یہ خوشخبری سنادی تھی کہ ایک وقت آئے گا کہ جب وہ ایسے اسباب مہیا فرمادے گا کہ دور دراز علاقوں میں بیٹھے انسان ایک جگہ اکٹھے کر دیئے جائیں گے۔ وَاِذَاالنُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ (التکویر:8) ’’اور جب نُفوس ملا دیئے جائیں گے۔‘‘ نیز اُس نے یہ اعلان عام فرمایا کہ: وَاِذَاالصُّحُفُ نُشِرَتۡ (التکویر:11) ’’اور جب صحیفے نشر کئے جائیں گے۔‘‘ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’(1) یہ زمانہ اس قسم کا آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے وسائل پیدا کر دیئے ہیں کہ دنیا ایک شہر کا حکم رکھتی ہے اور وَاِذَا النُّفُوۡسُ زُوِّجَتۡ کی پیشگوئی پوری ہوگئی اب سب مذاہب میدان میں نکل آئے ہیں اور یہ ضروری امر ہے کہ ان کا مقابلہ ہو اور ان میں ایک ہی سچا ہوگا اور غالب آئے گا۔‘‘

(الحکم 31؍ اکتوبر 1902ء)

’’(2) آخری دنوں میں ...... دنیا میں بڑا تفرقہ پھیل جائے گا...... اور جب یہ باتیں کمال کو پہنچ جائیں گی تب خدا آسمان سے اپنی قرنا میں آواز پھونک دے گا یعنی مسیح موعود کے ذریعہ سے جو اس کی قرنا ہے ایک ایسی آواز دنیا کو پہنچائے گا جو اس آواز کے سننے سے سعادت مند لوگ ایک ہی مذہب پر اکٹھے ہوجائیں گے اور تفرقہ دور ہوجائے گا اور مختلف قومیں دنیا کی ایک ہی قوم بن جائے گی۔‘‘

(چشمہ معرفت، روحانی خزئن جلد 23 صفحہ 83)

پس جب اس پیشگوئیوں کے ظہور کا وقت آپہنچا تو اس نشرواشاعت کے مختلف ذرائع پیدا فرمادیئے۔ اخبارات و رسائل اور کتابوں کی اشاعت کے نت نئے طریق ایجاد ہوگئے۔ پھر ذرائع مواصلات نے تیز ترین کی اور الیکٹرونک میڈیا کا آغاز ہوا جس کے ذریعہ وقتاً فوقتاً پیغام توحید دنیا میں پھیلنے لگا۔ جب خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اُس کی تعلیم جلد جلد دنیا میں پھیلے اور لوگ آسانی کے ساتھ گھروں میں بیٹھے اُس سے فائدہ اٹھاسکیں اُس نے جماعت کو ایم ٹی اے جیسے نعمت سے نواز دیا اور یوں اکناف عالم میں بیٹھی لاکھوں سعید روحیں جوق در جوق اُس کے گرد اکٹھا ہونا شروع ہوگئیں اور نفوس، نفوس کے ساتھ ملادیئے گئے۔ پس وہ جو کہتا ہے وہ کر دکھاتا ہے اور کوئی نہیں جو اُسے ایسا کرنے سے روک سکے

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

(اشتہار اعلان مطبوعہ ریاض ہند امرتسر 22؍ مارچ 1886ء)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے:

اِنۡ نَّشَاۡ نُنَزِّلۡ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَۃً فَظَلَّتۡ اَعۡنَاقُہُمۡ لَہَا خٰضِعِیۡنَ
(الشعرآء:5)

’’اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایک ایسا نشان اُتاریں جس کے سامنے ان کی گردنیں جھک جائیں۔‘‘

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ نے 1938ء میں اپنے ایک خطبہ جمعہ میں ایم ٹی اے کی طرز پر جاری ہونے والے نظام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’اب وہ دن دور نہیں کہ ایک شخص اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا ساری دنیا میں درس وتدریس پر قادر ہو سکے گا...... قادیان میں قرآن اور حدیث کا درس دیا جارہا ہو اور جاوا کے لوگ اور امریکہ کے لوگ اور ہنگری کے لوگ اور عرب کے لوگ اور مصر کے لوگ اور ایران کے لوگ اور اسی طرح اور تمام ممالک کے لوگ اپنی اپنی جگہ وائرلیس کے سیٹ لئے ہوئے وہ درس سن رہے ہوں۔ یہ نظارہ کیا ہی شاندار ہوگا اور کتنے ہی عالیشان انقلاب کی یہ تمہید ہوگی کہ جس کا تصور کر کے بھی آج ہمارے دل مسرت وانبساط سے لبریز ہوجاتے ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 7؍ جنوری 1938ء از الفضل 13؍ جنوری 1938ء)

اس دور میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبہ جات میں حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے جس میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد ارشادات کی روشنی میں دیکھا جائے تو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ نشر ہونے والے پروگرام وہ بیج ہیں جن کی تخم ریزی کے لیے حضور علیہ السلام مبعوث ہوئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا: ’’حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے وقت کی چند ایجادات کا ذکر فرمایا ہے اور فرمایا کہ ’’جس قدر آئے دن نئی ایجادیں ہوتی جاتی ہیں اُسی قدر عظمت کے ساتھ مسیح موعود کے زمانہ کی تصدیق ہوتی جاتی ہے اور اظہار دین کی صورتیں نکلتی آتی ہیں۔‘‘... اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی تائیدات کے طور پر ایم ٹی اے اور انٹرنیٹ بھی آپ کو مہیا فرمادیا ہے جس کے ذریعہ سے تبلیغ کا کام ہورہا ہے... پس اللہ تعالیٰ تو یہ انتظامات فرمارہا ہے لیکن ہمیں بھی اس کے حکموں پر چلتے ہوئے اس زمانہ میں اپنی سوچوں کو وسعت دیتے ہوئے دعاؤں کے ساتھ اپنی اور اپنی نسل کی فکر کرتے ہوئے اس انقلاب میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے جہاں ہم اَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ کے نظارے دیکھتے ہوئے فیض پانے والے ہوں۔‘‘

(خطبات مسرور جلد پنجم صفحہ 420)

اللہ تعالیٰ کے الہام وکلام کا سلسلہ ہمیشہ سے جاری ہے اور جب تک وہ چاہے یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ وہ اپنے بندوں کے ازدیاد ایمان کے لیے جس پر چاہتا ہے اپنا الہام وکلام نازل فرماتا ہے۔ جب وہ چاہے کہ اُس کی قدرت نمائی ہو، وہ ان الہامات کو پورا کر کے اپنا چہرہ ہویدا کرتا ہے۔ آج سے سینکڑوں سال پہلے جب ایم ٹی اے جیسے نظام کا تصور بھی کسی ذہن میں نہیں آسکتا تھا اُس نے اپنے بعض بندوں کو اس نظام کے بارہ میں آگاہ فرمادیا۔ پس ایم ٹی اے ایک آسمانی مائدہ ہے جس کی اہمیت و افادیت کا اندازہ درج ذیل پیشگوئیوں سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ متی کی انجیل میں آخری زمانہ کی علامت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

’’بادشاہی کی اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں سنائی جائے گی تا کہ سب قوموں کے لیے گواہی ہو تب انجام ہوگا۔‘‘

(متی باب 24 آیت 14)

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

1. مومن جو امام قائم کے زمانہ میں مشرق میں ہوگا اپنے اس بھائی کو دیکھ لے گا جو مغرب میں ہوگا اور اسی طرح جو مغرب میں ہوگا وہ اپنے اس بھائی کو دیکھ لے گا جو مشرق میں ہوگا۔ (بحار الانوار جلد 52 صفحہ 391 شیخ محمد باقر مجلسی داراحیاء التراث العربی۔ بیروت)
2. ایک منادی آسمان سے آواز دے گا جسے ایک نوجوان لڑکی پردے میں رہتے ہوئے بھی سنے گی اور اہل مشرق ومغرب بھی سنیں گے۔ (بحار الانوار جلد 52 صفحہ 285 شیخ محمد باقر مجلسی داراحیاء التراث العربی۔ بیروت)
3. علامہ قمی کہتے ہیں کہ ایک منادی امام قائم اور اس کے باپ علیہما السلام کے نام کی ندادے گا اس طرز پر کہ اس کی آواز ہر آدمی تک برابر انداز میں پہنچے گی۔ قمی کہتے ہیں کہ صیحہ سے مراد یہ ہے کہ قائم کی آواز آسمان سے آئے گی۔ حضرت امام جعفر صادق کہتے ہیں کہ یہ رجعت یعنی امام مہدی کا زمانہ ہوگا۔) تفسیر صافی۔ سورۃ ق زیر

آیت نمبر 42-43۔ از ملا حسن فیض کاشانی انتشارات کتاب فروشی محمودی (زرارہ کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

4. ایک منادی امام قائم کے نام سے منادی کرے گا۔ میں نے پوچھا یہ منادی خاص ہوگی یا عام۔ فرمایا عام ہوگی اور ہر قوم اپنی اپنی زبان میں اسے سنے گی۔

(بحارالانوار جلد 52 صفحہ 205 شیخ محمد باقر مجلسی داراحیاء التراث العربی۔ بیروت)

حضرت امام باقرؒ فرماتے ہیں:

i. آسمان سے ایک منادی امام قائم کے نام سے منادی کرے گا جسے مشرق ومغرب کے سب لوگ سنیں گے۔ ہر سونے والا اسے سن کر جاگ اٹھے گا اور کھڑا ہونے والا بیٹھ جائے گا اور بیٹھنے والا اس آواز کے جلال سے کھڑا ہوجائے گا۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے اس پر جو اس آواز کو درخور اعتنا سمجھے اور لبیک کہے۔

(بحارالانوار جلد 52 صفحہ 230 شیخ محمد باقر مجلسی داراحیاء التراث العربی۔ بیروت)

ii. ہمارے امام قائم جب مبعوث ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے گروہ کی شنوائی اور آنکھوں کی بینائی کو بڑھادے گا۔ یہاں تک کہ یوں محسوس ہوگا کہ امام قائم اور ان کے درمیان فاصلہ ایک برید یعنی ایک سٹیشن کے برابر رہ گیا ہے چنانچہ جب وہ امام ان سے بات کریں گے تو وہ انہیں سنیں گے اور ساتھ دیکھیں گے جبکہ امام اپنی جگہ پر ہی ٹھہرا رہے گا۔

(بحارالانوار جلد 52 صفحہ 376 شیخ محمد باقر مجلسی داراحیاء التراث العربی۔ بیروت)

اسی طرح نواب نورالحسن خان صاحب امام مہدی کی علامات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

ایک عام ندا ہوگی جو ساری زمین والوں کو پہنچے گی۔ ہر زبان والا اپنی اپنی زبان میں اس کو سنے گا...... آسمان سے ایک منادی بنام مہدی ندا کرے گا۔ مشرق ومغرب والے اس کو سنیں گے کوئی سوتا نہ رہے گا مگر جاگ اٹھے گا۔ کوئی کھڑا نہ ہوگا مگر بیٹھ جائے گا۔ کوئی بیٹھا نہ ہوگا مگر دونوں پاؤں پر کھڑا ہوجاوے گا۔ یہ ندا اس ندا کے سوا ہے جو بعد ظہور مہدی کے ہوگی۔ (اقتراب الساعۃ صفحہ 67 از نورالحسن خان مطبع مفید عام 1301ھ)

امام مہدی کے ذکر میں ایک اور پیشگوئی ان الفاظ میں ملتی ہے:

’’پھر ایک ایسی ندا آئے گی جو دور سے اسی طرح انسان سنے گا جیسے وہ نزدیک کی آواز سنتا ہے۔‘‘

(امام مہدی الزمان از علی محمد علی دخیل، ترجمہ سید صفدر حسین نجفی صفحہ 86 مصباح الہدیٰ لاہور)

ان تمام پیشگوئیوں اور پیش خبریوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کے لیے مقدر تھا کہ نشرواشاعت کے ایسے آسان ذرائع مہیا ہوں، جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا پیغام نہایت آسانی کے ساتھ ساری دنیا میں پھیلے اور اُس کے نام کا ڈنکا قریہ قریہ نگر نگر بجے اور دلوں کو موہ لینے والی آواز ہر گھر میں پہنچے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کی شکل میں یہ روحانی مائدہ جماعت احمدیہ کو عطا فرما کر بہت بڑا احسان فرمایا ہے۔ ایک مرتبہ حضور علیہ السلام نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ:’’میری بڑی آرزو ہے کہ ایسا مکان ہو کہ چاروں طرف ہمارے احباب کے گھر ہوں اور درمیان میں میرا گھر ہو اور ہر ایک گھر میں میری ایک کھڑکی ہو کہ ہر ایک سے ہر ایک وقت واسطہ و رابطہ رہے۔‘‘

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت مولانا عبدالکریم سیالکوٹیؓ)

پس اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کی اس خواہش کو من وعن پورا فرماتے ہوئے آپ کے گھر کے دائرہ کو پوری دنیا پر محیط کر دیا ہے۔ اب ایم ٹی اے اور دیگر جدید ذرائع کی برکت سے آپ کے نائب اور خلیفہ کی آواز گھر گھر پہنچ رہی ہے اور آپ کا ہر فرد جماعت سے واسطہ و رابطہ ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک

خطبات امام، تربیت کا اہم ذریعہ

دنیا کی موجودہ صورتحال کو دیکھا جائے تو اس کی اکثریت لہو ولعب کا شکار ہے اور دن بدن اخلاقی گراوٹ کی لپیٹ میں آتی جارہی ہے۔ نشرواشاعت کے جدید ذرائع کے ذریعہ جہاں دنیا گلوبل ویلج کا رُوپ دھار چکی ہے وہیں ان ذرائع کے غلط استعمال سے برائی اور بے حیائی کے طوفان نے پوری دنیا کو گھیرے میں لیا ہوا ہے۔ بدقسمتی سے مسلمان ممالک بھی اس زد میں ہیں۔ وہ اس غلاظت کے خلاف عملی اقدامات اٹھانے کی بجائے خوابِ غفلت کے مزے لے رہے ہیں۔ اس وقت ساری دنیا میں جماعت احمدیہ ہی وہ خوش قسمت جماعت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ایسا راہ نما عطا کیا ہے جو دن رات اُن کی فکر کرتا ہے اور اُن کی اخلاقی اور روحانی حالتوں کی بہتری کے لیے مختلف تدبیریں سوچتا اور طرح طرح کے منصوبے بناتا ہے۔ وہ اپنے خطبات اور خطابات میں ایسے راہ نما اصول بیان فرماتا ہے جن پر عمل کرنے سے برائی اور بے حیائی سے نہ صرف بچا جاسکتا ہے بلکہ روحانی ترقی کی منازل بھی طے کی جاسکتی ہے۔ پس ضرورت اس بات کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خلیفہ وقت کی بابرکت آواز اور آپ کے زندگی بخش پیغامات سے بھرپور فائدہ اٹھایا جائے۔ جماعتی اخبارات اور رسائل کے علاوہ خلیفہ وقت سے مضبوط تعلق کا ایک اہم ذریعہ ایم ٹی اے کی شکل میں جماعت کے پاس موجود ہے۔ اس ذریعہ سے ہر انسان آپ کی زبان مبارک سے اُن کلمات کو سن لیتا ہے جو آب حیات کا درجہ رکھتے ہیں۔ پس اگر ہم دنیا کی غلاظتوں سے بچنا چاہتے ہیں تو اُس کے لیے ضروری ہے کہ ایم ٹی اے کی طرف دھیان دیں اور اس آسمانی مائدہ سے فائدہ اٹھانے کی بھرپور کوشش کرتے رہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’اس زمانے میں ٹی وی کا سب سے بہتر استعمال تو ہم احمدی کر رہے ہیں یا جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ میں نے جلسوں کے دنوں میں بھی توجہ دلائی تھی اور اُس کا بعض لوگوں پر اثر بھی ہوا اور انہوں نے مجھے کہا کہ پہلے ہم ایم ٹی اے نہیں دیکھا کرتے تھے، اب آپ کے کہنے پر، توجہ دلانے پر ہم نے ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا ہے تو افسوس کرتے ہیں کہ پہلے کیوں نہ اس کو دیکھا، کیوں نہ ہم اس کے ساتھ جڑے۔ بعضوں نے یہ اظہار کیا کہ ہفتہ دس دن میں ہی ہمارے اندر روحانی اور علمی معیار میں اضافہ ہوا ہے۔ جماعت کے بارے میں ہمیں صحیح پتہ چلا ہے۔ پس میں یاددہانی کروا رہا ہوں، اس طرف بہت توجہ کریں، اپنے گھروں کو اس انعام سے فائدہ اٹھانے والا بنائیں جو اللہ تعالیٰ نے ہماری تربیت کے لیے ہمارے علمی اور روحانی اضافے کے لیے ہمیں دیا ہے تا کہ ہماری نسلیں احمدیت پر قائم رہنے والی ہوں۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے جوڑیں۔ اب خطبات کے علاوہ اور بھی بہت سے لائیو (Live) پروگرام آرہے ہیں جو علمی، روحانی اور دینی ترقی کا باعث ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 18 اکتوبر 2013ء الفضل انٹرنیشنل 8 نومبر 2013ء صفحہ 8)

پس ضرورت اس بات کی ہے کہ ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں سے فائدہ اٹھایا جائے۔ خاص طور پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات وخطابات کے وقت اپنے دنیاوی کام چھوڑ کر انہیں بغور سنا جائے۔ یہ امام وقت کی آواز ہے جو زمین پر خدا کا نمائندہ ہے اس لیے جو اس آواز کو سنے گا اور اُس پر عمل کرنے کی کوشش کرے گا، یقیناً اُس کا نفس پاکیزگی کی طرف مائل ہوگا جس کے نتیجہ میں وہ روحانی زندگی سے ہمکنار ہوگا۔ ذیل میں ایم ٹی اے کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چند اقتباسات درج کئے جارہے ہیں تا کہ یہ اندازہ ہوسکے کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایم ٹی اے سے متعلق جماعت سے کیا توقعات رکھتے ہیں۔

خطبات اور مختلف پروگراموں کو ضرور سنا کریں

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک خطبہ جمعہ میں ایم ٹی اے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

(1)’’یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس زمانے میں فاصلوں کی دُوری کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جماعت اور خلافت کے تعلق کو جوڑ دیا ہے۔ اس لئے میرے خطبات اور مختلف پروگراموں کو ضرور سنا کریں۔ میں نے جائزہ لیا ہے بعض عہدیداران بھی خطبات کو

باقاعدگی سے نہیں سنتے۔ یہ خطبات وقت کی ضرورت کے مطابق دینے کی کوشش کرتا ہوں۔ اس لئے اپنے آپ کو اِن سے ضرور جوڑیں تا کہ دنیا میں ہر جگہ احمدیت کی تعلیم کی جو اکائی ہے اس کا دنیا کو پتہ لگ سکے... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام... فرماتے ہیں کہ: ’’ضروری ہے کہ جو اِقرار کیا جاتا ہے مَیں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا، اِس اقرار کا ہر وقت مطالعہ کرتے رہو اور اس کے مطابق اپنی عملی زندگی کا عمدہ نمونہ پیش کرو۔‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 605 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) پھر آپ نے فرمایا کہ: ’’خدا تعالیٰ کی نصرت اُنہی کے شامل حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں۔ ایک جگہ نہیں ٹھہر جاتے اور وہی ہیں جن کا انجام بخیر ہوتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 456 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ دعا سکھلائی ہے کہ اَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ (الاحقاف:16) میرے بیوی بچوں کی بھی اصلاح فرما۔ اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دعا کرتے رہنا چاہئے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں اور اکثر بیوی کی وجہ سے۔‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 456 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) نیز فرماتے ہیں کہ: ’’چاہئے کہ تمہارے اعمال احمدی ہونے پر گواہی دیں۔‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 272 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) فرمایا کہ: ’’ہماری جماعت کو یہ بات بہت ہی یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی حالت میں نہ بھلایا جاوے۔ ہر وقت اُسی سے مدد مانگتے رہنا چاہئے۔ اُس کے بغیر انسان کچھ چیز نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 279 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کس حد تک ہم میں پاک تبدیلیاں ہیں؟ کس حد تک ہم اپنے بچوں کو بھی جماعت سے جوڑنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کس حد تک ہم قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کر رہے ہیں؟ ایسا عمل کہ غیر بھی ہمیں دیکھ کر برملا کہیں کہ یہ ہم سے بہتر مسلمان ہیں۔ کیا ہمارے نمونے ایسے ہیں کہ اسلام کے مخالف ہمیں دیکھ کر اسلام کی طرف مائل ہوں؟ اگر ہم یہ معیار حاصل کر رہے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ باتیں جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کے قرب کا باعث بنائیں گی وہاں ہمیں تعداد میں بھی بڑھائیں گی اور جماعت کے خلاف جو مخالفتیں ہیں ایک دن ہوا میں اُڑ جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اور مجھے بھی ایمان وایقان میں ترقی دے اور ہر لمحہ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور دشمن کے ہر منصوبے کو خاک میں ملادے۔‘‘ آمین

(خطبہ جمعہ 27/ستمبر 2013ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 18/اکتوبر 2013ء صفحہ 6-7)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک اور موقع پر ایم ٹی اے کی افادیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

(2) ’’اس وقت ایم ٹی اے کے تین چینلز نہ صرف اپنوں کی تربیت کا کام کر رہے ہیں بلکہ مخالفین اسلام کا ان دلائل سے منہ بند کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعودؑ نے ہمیں دیئے۔ پس ایم ٹی اے کو جہاں اللہ تعالیٰ نے غلبہ دکھانے کا ذریعہ بنایا ہے وہاں غلبہ عطا فرمانے کے لئے ایک ہتھیار کے طور پر بھی مہیا فرمایا ہے۔ جو ان مقاصد کو لے کر ہر گھر میں داخل ہو رہا ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کا مقصد تھے یعنی وہ کام جو آپ کے آقا ومطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئے تھے اور اس زمانے میں وہ کام حضرت مسیح موعودؑ کے سپرد ہیں۔‘‘

(خطبات مسرور جلد ششم صفحہ 217 بحوالہ روزنامہ الفضل 15/اپریل 2013ء)

ایم ٹی اے تبلیغ کا اہم ذریعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

(3) ’’بعض مواقع ایسے آتے ہیں کہ اس وقت بات کرنی چاہئے جب دل بات سننے کی طرف مائل ہو۔ اس کے لئے بہترین طریق یہی ہے کہ اپنے رابطے بڑھائیں۔ مستقل مزاجی ہو، ایک تسلسل ہو تو جب ہو جب ہی پتہ لگے گا کہ کس وقت کسی کے دل میں کیا کیفیت ہے۔ پھر ایم ٹی اے پہ لایا جاسکتا ہے، مختلف پروگرام دکھائے جائیں، مختلف وقتوں میں آتے ہیں کسی وقت کوئی پروگرام پسند آسکتا ہے۔‘‘ (الفضل ربوہ 11/دسمبر 2013ء)

دنیا میں خلافت کی آواز پہنچانے کا ذریعہ

اس زمانے میں کس طرح ایم ٹی اے خلیفۂ وقت کی آواز بن چکا ہے اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

(4) ’’ایم ٹی اے نے تمام دنیا میں آواز پہنچادی ...... پہلے تو مسجد اقصیٰ ربوہ میں خلیفۃ المسیح کا خطبہ سنتے تھے اب ہر شہر میں، ہر گاؤں میں، ہر گھر میں یہ آواز پہنچ رہی ہے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 350)

ایم ٹی اے خلافت سے تعلق کا اہم ذریعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 16/اگست 2013ء کے خطبہ جمعہ میں خلافت کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے سلسلہ میں ایم ٹی اے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

(5) ’’خلافت کے ساتھ تعلق میں آج کل اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے کا بھی ایک ذریعہ دیا ہوا ہے۔ اسی طرح alislam ویب سائٹ ہے۔ پس ان سے بھی جوڑنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی کو، نوجوان کو، مرد ہو، عورت ہو جوڑنے کی کوشش کریں اور نظام جماعت کو بھی اور ذیلی تنظیموں کو بھی یہ کوشش کرنی چاہئے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 30/اگست 2013ء صفحہ 15)

ایم ٹی اے نصف ملاقات کا ذریعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

(6) ’’خلیفہ وقت کو جماعت سے براہ راست اور جماعت کو خلیفہ وقت سے بغیر کسی واسطے کے ملنے کی تڑپ بھی دونوں طرف سے ہے...... اللہ تعالیٰ نے احسان کرتے ہوئے اس کے لئے نصف ملاقات کا ایک راستہ بھی ہمارے لئے کھول دیا ہے جو ایم ٹی اے کے ذریعے انتظام فرمایا ہے۔‘‘

(خطبات مسرور جلد ہشتم صفحہ 663)

ایم ٹی اے جماعتی تبلیغ کے ساتھ ساتھ احباب جماعت کی عملی اصلاح اور ان کے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے، ہر احمدی کو گھر بیٹھے صحبت صالحین کا ایک ایسا ذریعہ عطا کر دیا گیا ہے کہ اگر ہر انسان اس کے پروگراموں سے بھرپور فائدہ اٹھائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے اندر پاک روحانی تبدیلیاں رونما ہونا شروع ہوجائیں۔

ایم ٹی اے برکات خلافت پہنچانے کا ذریعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(7) ’’اللہ تعالیٰ کے انعاموں میں سے ایک بڑا انعام مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ بھی ہے...... اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ایم ٹی اے کو روحانی خزائن اور خلافت کی برکات پہنچانے کا ایک بڑا ذریعہ بنایا ہے۔ یہ اپنوں کے لئے تربیت اور غیروں کے لئے تبلیغ کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 30 / مئی 2008ء ہفت روزہ بدر قادیان یکم جنوری 2009ء صفحہ 8)

ایم ٹی اے اتحاد مومنین کا اہم ذریعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیوزی لینڈ کے جلسہ سالانہ 2013ء کے موقع پر لجنہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

(8)’’اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ہم پر احسان عظیم کرتے ہوئے ہمیں ایم ٹی اے اور جماعتی ویب سائٹ کی صورت میں ایک نعمت سے نوازا ہے۔ آپ سب کو میرے تمام پروگرام دیکھنے چاہئیں تا کہ آپ کو ہمیشہ حقیقی رہنمائی ملتی رہے اور آپ کو پتہ چلتا رہے کہ خلیفہ وقت آپ سے کیا توقعات رکھتا ہے۔ پروگرام دیکھ کر آپ کو خلیفہ وقت کے ارشادات اور نصائح پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ خلیفہ وقت سے جو کچھ بھی سیکھیں اس کو جذب کرنے والی بنیں اور ایسے پروگرام بنائیں جو آپ کے اندر مثبت تبدیلیاں پیدا کرنے میں مد ثابت ہوں۔ اس طرح جماعت احمدیہ کے اتحاد کی خوبصورتی اور امتیاز ہمیشہ قائم رہے گا۔ ہر احمدی خلیفہ وقت کے ارشادات کو دوسروں تک پہنچانے والا بنے گا اور اس کے ذریعہ آپ کے سارے کام بابرکت ہو جائیں گے اور آپ کا خلافت کے ساتھ تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے گا۔‘‘

(روزنامہ الفضل ربوہ 4؍دسمبر 2013ء)

ایک ایمان افروز واقعہ

اللہ تعالیٰ ایم ٹی اے کی برکت سے کس طرح دلوں کو اسلام احمدیت کی طرف مائل کر رہا ہے اس کے متعلق ایک ایمان افروز واقعہ پیش کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ مکرم محمد اوشن صاحب آف مراکش لکھتے ہیں:

’’1997ء کی بات ہے کہ میری بیوی مکرمہ تاجاوینی صاحبہ کو ایک دن ایم ٹی اے مل گیا اس وقت اس پر پروگرام لقاء مع العرب لگا ہوا تھا۔ میری اہلیہ یہ پروگرام بڑے شوق سے دیکھنے لگی۔ میری اہلیہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے انداز تکلم اور تبحر علمی سے بہت متاثر تھی اور یہی کہتی تھی کہ مسلمانوں کے یہ عالم ہمیشہ حق بات ہی کہتے ہیں اور نہایت معقول تفسیر پیش فرماتے ہیں۔

ان دنوں میں بیلجیم کی ایک مسجد میں بطور مؤذن ڈیوٹی دیتا تھا۔ اس وقت لقاء مع العرب ہفتہ میں ایک بار آتا تھا۔

میری اہلیہ تو یہ پروگرام باقاعدگی سے دیکھتی تھی لیکن میں جب گھر لوٹتا تو اس وقت ایم ٹی اے پر انگریزی یا دیگر زبانوں میں پروگرام آرہے ہوتے تھے جن کی مجھے کوئی سمجھ نہ آتی تھی۔ یوں وقت گزرتا گیا اور جماعت سے کوئی رابطہ نہ ہوسکا۔

میں ایم ٹی اے پر اکثر پاکستانی اشخاص کو دیکھتا تھا اس لئے غلطی سے یہ سمجھتا تھا کہ شاید ہر پاکستانی ہی احمدی ہے۔ اسی خوش فہمی کے زیر اثر بیلجیم میں جب بھی میں کسی پاکستانی کو دیکھتا تو اس سے سوال کرتا کہ کیا تم مسلمان ہو؟ وہ کہتا الحمد للہ۔ پھر جب میں یہ پوچھتا کہ کیا تم احمدی ہو؟ تو وہ کہتا: أعُوْذُ بِاللّٰہ، وہ تو کفار ہیں۔ ان کے ایسے جواب بھی مجھے جماعت کے بارہ میں تحقیق کرنے سے نہ روک سکے۔ میں نے اپنے ساتھ اپنے داماد کو بھی اس تحقیق میں شامل کرلیا۔ اس نے مجھے انٹرنیٹ سے بیلجیم میں جماعت احمدیہ کا پتہ نکال کردیا۔ پھر ہم دونوں ایک روز مرکز جماعت بھی پہنچ گئے، وہاں پر مربی صاحب نے ہمارا بہت اچھی طرح استقبال کیا۔ بڑی محبت سے ہمارے سوالوں کا جواب دیا اور ہمیں کچھ کتب اور لٹریچر بھی دیا۔

یہ جون 2010ء کی بات ہے۔ اس کے بعد ہم دو ماہ کے لئے مراکش چلے گئے۔ اس عرصہ میں میں نے کتب بھی پڑھ لیں اور دعا بھی کی تو مجھے انشراح صدر ہوگیا۔ لہٰذا واپسی پر اگست 2010ء میں میں نے بیعت کرلی۔ اور یوں مجھے اپنی منزل مقصود اور گُم گشتہ متاع مل گئی ہے۔

مجھے جماعت کی صداقت پر دلیل کے طور پر اور ثبات قدم کے لئے کسی رؤیا وغیرہ کی ضرورت نہ تھی کیونکہ میں نے قبول احمدیت سے قبل ہی بکثرت یہ دعا کی تھی کہ اے خدایا میری حقیقی اسلام کی طرف راہنمائی فرمادے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور مجھے اس جماعت میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمد للہ۔

(الفضل انٹرنیشنل 05؍جولائی 2013ء صفحہ 3)

پس مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والا ایک عظیم انعام ہے جس کی بے انتہا برکات ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان برکات سے حصہ پانے کے لیے اس آسمانی مائدہ کے ساتھ جڑا جائے اور اس کے مختلف پروگراموں سے خود بھی استفادہ کیا جائے اور اپنے بچوں کو بھی ایم ٹی اے کے ساتھ وابستہ کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ خَیْرَ الْمَسْأَلَةِ، وَخَیْرَ الدُّعَاءِ، وَخَیْرَ النَّجَاحِ، وَخَیْرَ الْعَمَلِ، وَخَیْرَ الثَّوَابِ، وَخَیْرَ الْحَیَاةِ، وَخَیْرَ الْمَمَاتِ، وَثَبِّتْنِی وَثَقِّلْ مَوَازِیْنِی، وَحَقِّقْ إِیْمَانِی، وَارْفَعْ دَرَجَتِی، وَتَقَبَّلْ صَلَاتِی، وَاغْفِرْ خَطِیْئَتِی، وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ، اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَیْرِ وَخَوَاتِمَهٗ، وَجَوَامِعَهٗ، وَأَوَّلَهٗ، وَآخِرَهٗ وَظَاهِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ، وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ، اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ أَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِی، وَتَضَعَ وِزْرِی، وَتُصْلِحَ أَمْرِی، وَتُطَهِّرَ قَلْبِی، وَتُحَصِّنَ فَرْجِی، وَتُنَوِّرَ لِی قَلْبِی، وَتَغْفِرَ لِی ذَنْبِی، وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ، اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ أَنْ تُبَارِكَ لِی فِی سَمْعِی، وَفِی بَصَرِی، وَفِی رُوحِی، وَفِی خَلْقِی، وَفِی خُلُقِی، وَفِی أَهْلِی، وَفِی مَحْیَایَ، وَفِی مَمَاتِی، وَفِی عَمَلِی، وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِی، وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ

(مستدرك علی الصحیحین للحاکم، کتاب الدعا والتکبیر حدیث: 1910)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے بہترین دعا کی توفیق چاہتا ہوں۔ اور بہترین کامیابی بہترین عمل اور بہترین ثواب، بہترین زندگی اور بہترین موت کی دعا کرتا ہوں۔ مجھے ثابت قدم کردے اور میرے اعمال (صالحہ) کے پلڑے کو بھاری بنادے۔ میرے ایمان کو حق ثابت کر اور میرے درجے بلند کر، میری نماز قبول کر اور میرے گناہ بخش دے۔ اور میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا سوال کرتا ہوں۔ (میری دعا قبول کر) اے اللہ! میں تجھ سے ہر قسم کی خیر کے آغاز وانجام اور جامع کلمات اور اس کے اول وآخر وظاہر وباطن اور جنت کے بلند درجات کا طلب گار ہوں۔

اے اللہ! میں تجھ سے یہ دعا مانگتا ہوں کہ میرے ذکر کو بلند کردے اور میرے بوجھ کو ہلکا کردے، میرے معاملہ کو درست کردے اور میرے دل کو پاک بنادے، میرے اعضائے نہانی کی حفاظت فرما اور میرے دل کو روشن کردے اور میرے گناہ بخش دے۔ میں تجھ سے جنت میں بلند درجات کا طالب ہوں۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میری شنوائی اور میری بینائی میں برکت دے اور میری روح، جسم اور اخلاق میں بھی۔ میرے اہل وعیال میں اور زندگی وموت میں اور عمل میں برکت رکھ دے۔ میری نیکیوں کو قبول کر۔ میں تجھ سے جنت کے بلند درجات کا طلب گار ہوں۔ آمین

یہ سید ومولیٰ، مقدس الانبیاء پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی دین ودنیا میں حصول خیر وکامیابی کی جامع دعا ہے۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

نوید منگلا۔ بیلیز

بیلیز مشن کی کارگزاری

افتتاح مسجد نور، ساتواں جلسہ سالانہ اور وزیر اعظم کا دورہ

مسجد نور کی افتتاحی تقریب

مسجد نور کی افتتاحی تقریب 18 فروری 2022ء بروز جمعہ صبح 10 بجے پرچم کشائی کے ساتھ شروع ہوئی محترم امیر کینیڈا لال خان صاحب نے لوائے احمدیت اور وزیر تعلیم جناب فرانسز فورسیسا نے بیلیز کا جھنڈا لہرایا۔ اس کے ساتھ ہی معزز مہمانوں نے فیتہ کاٹا اور مسجد نور کی افتتاحی تختی کی نقاب کشائی کی اور دعا کروائی۔ جناب فرانسز کو حکومت کے سرکاری نمائندہ کے طور پر اس لیے مدعو کیا گیا تھا کہ وہ سابقہ سیاسی پارٹی کے سربراہ ہونے کے ساتھ حکومت کے سینئر رکن تھے۔ اس مبارک تقریب کو تمام بڑے میڈیا نے کور کیا اور اس میں سو سے زائد مہمانوں نے شرکت کی۔ افتتاحی اجلاس کا پروگرام گیارہ بجے تلاوت قرآنِ کریم اور اس کے ترجمہ سے شروع کیا گیا۔ خاکسار نوید منگلا نے مسجد نور کے بارے میں معلومات فراہم کیں اور وضاحت سے اسلام میں مساجد کی تعمیر کی برکات اور اہمیت بھی واضع کی۔ بعد ازاں محترم عطاالحق صاحب مربی سلسلہ نے مہمانانِ کرام کا تعارف کروایا اور ان کو جماعت مسجد کی مبارک باد کے لئے مختصر تبصرہ کے لئے مدعو کیا۔

تقاریر کرنے والے معززین

اس مبارک تقریب میں حکومت کے پانچ وزرائے کرام نے شرکت کی اور بیلیز شہر کے علاوہ اورنج واک شہر کے مئیر بھی موجود تھے مہمانوں نے اپنے خیرسگالی کے جذبات کا اظہار کیا۔ ان معززین کے علاوہ پولیس کمشنر، ہاؤس آف سینیٹرز بیلیز، بشپ آف کونسل آف چرچز، بشپ آف کیتھولک اور علاقے کے سابق مئیر بھی موجود تھے۔ ان معزز حضرات کے علاوہ کچھ اور وزراتوں کے نمائیند گان اور معزز عہدیداران نے بھی شمولیت کی۔ احمدیہ باسکٹ بال لیگ کے کمشنر مسٹر رودوارن لینو نے کمیونٹی کی جانب سے کئے جانے والے کام اور اس لیگ کے شروع کئے جانے کی مختصر تاریخ بیان کی۔ افتتاحی تقریر میں مکرم لال خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے جماعت احمدیہ کے کاموں اور مقاصد کو واضح کیا اور بتایا کہ ایک مسجد سے کیا برکات وابستہ ہوتی ہیں اور کیوں مسجد کو کمیونٹی کا مستقل گھر کہا جاتا ہے۔ دعا کے بعد معزز مہمانوں کے ساتھ مل کر کھانا کھایا گیا اور اس کے ساتھ ہی آج کے اجلاس کا اختتام ہوا۔

جلسہ کا دوسرا روز

پہلا اجلاس۔آج کے دن کا پروگرام صبح دس بجے شروع ہوا۔ آج بھی حاضری تقریباً ایک سو کے قریب تھی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے کیا گیا۔آج کے پروگرام کی پہلی تقریر بعنوان ’’اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے‘‘ پیش کی گئی۔جس میں مربی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی براہین احمدیہ میں اس موضوع پر بیان کی گئی تعلیم پر روشنی ڈالی۔ اجلاس کی دوسری تقریر کا عنوان ’’خلافتِ احمدیہ۔مساجد کی تعمیر کی اہمیت‘‘ تھا۔ اس موضوع کو حضرت مسیح موعود علیہ سلام اور خلفائے احمدیت کے اقتباسات سے بخوبی واضح کیا۔ اگلی تقریر ’’حضرت محمد ﷺ اللہ کے عظیم ترین عبادت گزار‘‘ کے عنوان سے تھی جس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے پناہ محبت اور شکر گزاری کا ذکر کیا اور بتایا کہ آپ واقعی اللہ کے سب سے بڑے عاشق اور عبادت گزار تھے۔

سوال وجواب کی مجلس

اس مجلس میں جوابات کے لئے محترم لال خان صاحب کے ساتھ کچھ دوسرے مربیان بھی ڈائس پر موجود تھے۔ اس موقع پر بہت سے سوالات پوچھے گئے جیسے کہ ’’مربیان کی بیویوں کو اپنے خاوندوں کی سپورٹ کے لئے کیا کرنا چاہئے۔‘‘ ایک اور سوال یہ بھی تھا کہ ’’دوسرے مسلمان ہم احمدیوں کو سچا مسلمان کیوں نہیں جانتے؟‘‘

لجنہ کا اجلاس

جلسہ کے دوسرے دن صبح دس بجے لجنہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ 35 لجنہ اور 17 بچوں کی حاضری کے ساتھ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآنِ کریم سے ہوا اور ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ اجلاس کے افتتاحی خطاب میں احمدیت کے بارے مختصر تعارف پیش کیا اور جلسہ سالانہ کی اہمیت کو واضح کیا۔ بعد ازاں کچھ لجنات نے قصیدہ پیش کیا۔آج کے اجلاس کی پہلی تقریر کا عنوان ’’اسلام میں عورت کا مقام‘‘ تھا جس میں انہوں نے اسلام میں عورتوں کے حقوق بارے بتایا اور مسلمان خواتین کی قربانیوں کا ذکر کیا۔ اگلی تقریر سے پہلے کچھ مہمان لجنات کو مسجد نور کی تعمیر کے حوالے سے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کا موقع دیا گیا۔ اگلی تقریر ’’اسلام کے پانچ

بنیادی ارکان‘‘ پر تھی جس میں ہر رکن اسلام کی کماحقہ وضاحت کی گئی تھی۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کا آخری اجلاس

آج کے اجلاس کا آغاز نماز ظہر عصر کے بعد تلاوتِ قرآنِ کریم اور ترجمہ سے ہوا۔ اسکے بعد نظم بھی پیش کی گئی۔ بعد ازاں محترم لال خان صاحب امیر کینیڈا نے بیلیز کے جلسہ سالانہ کے لئے خلیفہؑ وقت کے پیغام کو پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے بیلیز کی جماعت کو مبارکباد دی اور ہمیں اپنے کندھوں پر پڑنے والی بھاری نئی ذمہ داری کی یاد دلائی۔ اسی طرح اس مبارک جلسہ میں مسجد نور کی دستاویزی فلم کا رف ڈرافٹ بھی دکھایا گیا جس میں مسجد کی تعمیر اور مقصد کو حقیقت میں بدلنے کے لیے جدوجہد کی تفصیل بتائی گئی۔

بعد ازاں وسطی/جنوبی امریکہ میں جماعت کی ترقی کے بارے میں پاور پوائنٹ بھی پیش کی گئی۔ بیلیز جماعت کی چھوٹی بچیوں نے خوش الحانی سے قصیدہ پیش کیا۔

نیز جماعت کے بچوں اور نوجوانوں کو انکی تعلیمی قابلیت پر تقسیم انعامات کی مختصر تقریب منعقد کی گئی۔ تقریباً دس بچوں کو انعامات محترم لال خان صاحب امیر جماعت کینیڈا نے تقسیم کئے۔ جلسہ پر تشریف لانے والے کچھ مزید مہمانانِ کرام نے جلسہ اور بیلیز جماعت کے بارے اپنے تبصرے پیش کئے۔ آخر میں امیر صاحب کینیڈا نے اختتامی خطاب کیا اور مسجد کی تعمیر کے حوالے سے کہا کہ مسجد کی تعمیر سے ممبران کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ خدا سے دعا ہے کہ بیلیز میں بھی اس مسجد کی تعمیر سے جماعت بیش بہا ترقی کرے۔ اس کے ساتھ ہی جلسہ کی کاروائی دعا کے ساتھ اختتام ہوئی اور اسکے بعد کھانا پیش کیا گیا۔

جناب وزیر اعظم بیلیز کی مسجد نور میں آمد

فروری 16 تاریخ بروز بدھ کو بیلیز کے سربراہ مملکت وزیر اعظم جناب جونی بریسینو مسجد نور کے دورہ کے لئے تشریف لائے وہ ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے مسجد کے افتتاح کے لئے نہ آ سکتے تھے۔ جناب وزیر اعظم نے تمام جماعت سے ملاقات کی۔ ان کو مسجد دکھائی گئی اور ساتھ کھانا بھی تناول فرمایا۔ اس موقع پر بہت سی تصاویر بھی لی گئیں اور جناب وزیر اعظم نے مسجد کی تعمیر کی خوشی میں ایک لکھا ہوا

بقیہ صفحہ 12 پر

مدثر ظفر

ہم املا کی غلطیاں کیوں کرتے ہیں؟

(مکرر اشاعت)

اس اہم مضمون کی مکرر اشاعت مضمون نویسوں اور کمپوزنگ کرنے والے حضرات و خواتین کی توجہ چاہنے کے لئے کی جا رہی ہے۔ ایڈیٹر

املا کی غلطیاں کتنا بڑا سردرد ہیں یہ کوئی اخبار کا ایڈیٹر ہی جان سکتا ہے۔ایسی تحریر جس میں املا کی غلطیاں ہوں قارئین پر بھی اچھا تاثر نہیں ڈالتیں۔ماضی کے مقابلہ میں یہ مسئلہ دورحاضر میں اس وجہ سے بھی زیادہ سنگین صورتحال اختیار کر چکا ہے کہ ماضی میں تحریر کا زیادہ تر کام قلم سے ہی کیا جاتا تھا۔قلم سے لکھتے وقت تحریر پر نظر ہوتی ہے نیز ٹائپنگ کی نسبت لکھنے کی رفتار بھی کم ہوتی ہے جس کی وجہ سے غلطی کا امکان بھی کم ہوتا تھا۔جب کہ ٹائپنگ کی مشق سے تحریر پر نظر نہ ہونے کے باوجود روانی اور تیزی سے لکھا جا سکتا ہے ایسے میں غلطی کا امکان بھی بڑھ جاتا ہے۔ٹائپ رائٹر ستمبر 1867ء میں ایجاد ہوا تھا اور کمرشل ٹائپ رائٹر 1873ء میں بننا شروع ہوئے تو تحریر کے میدان میں انقلاب آ گیا۔گو کہ ٹائپ رائٹر کے اپنے بہت سے مسائل تھے لیکن وقت کے ساتھ اس میں جدت آتی رہی جو آج کمپیوٹر کے کی بورڈ کی صورت میں منتج ہو کر ہمارے سامنے ہے۔جہاں ایک شخص ایک منٹ میں 40 الفاظ اپنے ہاتھ سے لکھ سکتا تھا وہیں ٹائپ رائٹر کی مدد سے 60 سے 75 الفاظ فی منٹ تک ٹائپ کیے جا سکتے تھے۔یعنی ہاتھ سے لکھنے کی نسبت تقریباً دگنا۔الیکٹرک کی بورڈ پر تیز ترین ٹائپنگ کا ریکارڈ باربرا بلیک برن کے نام ہے جنہوں نے 2005ء میں ایک ٹیسٹ کے دوران ایک منٹ میں 216 الفاظ ٹائپ کیے۔

لکھنے کی نسبت ٹائپ کرتے وقت غلطی کا امکان اس لیے بھی زیادہ ہوتا ہے کہ دماغ کئی کام بیک وقت سرانجام دے رہا ہوتا ہے۔جیسا کہ سوچنا، جملہ بینی کرنا، تخلیق کرنا، تحریر کا نفس مضمون ذہن میں رکھتے ہوئے لفظوں کا انتخاب کرنا وغیرہ۔اس کے علاوہ دماغ کو ایک سیکنڈ میں 11 ملین bits کے قریب معلومات مسلسل مل رہی ہوتی ہیں۔ایسے میں غلطی کا امکان بہت زیادہ ہوتا ہے۔املا کی غلطیاں کرنے کا مطلب کند ذہن ہونا ہرگز نہیں ہے۔البتہ تھوڑی توجہ سے اس پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ہمارا دماغ خالق کی ایسی تخلیق ہے جس پر جتنا غور کریں اتنا حیرت میں مبتلاء ہو جاتے ہیں۔سوتے ہوئے بھی دماغ کا ایک حصہ نہ صرف بیدار رہتا ہے بلکہ یہ ہمارے ساتھ پیش آنے والے مسائل کے حل بھی تجویز کرتا ہے۔یہ اکثر ہمارے روزمرہ کے معمولات میں بار بار سامنے آنے والی چیزوں سے صرف نظر کرنا شروع کر دیتا ہے مثلاً گلی میں نیا اسپیڈ بریکر بن جائے تو پہلے کچھ دن آپ اس پر سے گزرتے ہوئے اسے نوٹس کریں گے لیکن پھر آپ معمول کے مطابق وہاں سے گزر جاتے ہیں۔یہی عمل ٹائپنگ کے دوران ہوتا ہے۔ہمارا دماغ اپنے ذخیرہ الفاظ میں موجود لفظوں کو جملے کے لیے چننے کے دوران زیادہ استعمال ہونے والے الفاظ یا گرامر کی ترتیب کو ہمارے ٹائپ کرنے سے قبل ہی ترتیب میں لے آتا ہے اور جملے کے ہر لفظ کو انفرادی طور پر نہیں پرکھتا کہ وہ صحیح طرح ٹائپ کیا گیا ہے یا نہیں۔چوں کہ لاشعور میں وہ جملہ ایک سیکنڈ سے بھی قلیل وقت میں مکمل ہو چکا ہوتا ہے اس لیے ٹائپنگ کے دوران ہمیں لگتا ہے کہ جملہ ٹھیک لکھا گیا ہے۔یعنی کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا دماغ ہمارے سوچ کر لکھنے کے دوران اوورسمارٹ بننے کی کوشش کرتا ہے جس کے نتیجے میں ایسی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں جن میں جملے کے آخر میں کوئی لفظ چھوٹ جاتا ہے یا پھر گرامر آگے پیچھے ہو جاتی ہے۔تحریر میں ایسی غلطی صاحب تحریر کی کم علمی پر دلالت نہیں کرتی بلکہ یہ دماغ کے معلومات کو تیزی سے پراسس کرنے کے نتیجے میں ہوتا ہے۔اس طرح نہ صرف ٹائپ کرنے کے دوران الفاظ چھوٹ جاتے ہیں بلکہ تحریر کو پروف ریڈ کرتے ہوئے بھی ایسی فاش غلطیاں سرزد ہو جاتی ہیں۔کیونکہ دیکھ کر پڑھنے کے دوران جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی ہمارے دماغ میں وہ جملہ مکمل ہو چکا ہوتا ہے۔

دوسری عام غلطی ہم آواز الفاظ کے لکھنے میں ہوتی ہے۔جیسے الف اور ع میں ز،ض،ذ،ژ اور ظ میں ط اور ت میں ہ اور ح میں علی ہذالقیاس۔اس معاملہ میں بھی کسی حد تک دوران تحریر وفور خیالات کو حوالہ قرطاس کرنے میں توجہ کے بہت زیادہ مرکوز ہونے کا قصور ہے۔لیکن اگر صاحب تحریر ہر بار ''ذلالت'' کو زلالت'' لکھیں، صحیح اور سہی میں فرق نہ کریں ''کے اور کہ'' کو ان کی جگہ پر استعمال نا کریں تو یہ ان کے علمی تجر پر سوالیہ نشان ضرور ہے۔

یونیورسٹی آف شیفلڈ سے تعلق رکھنے والے ماہر نفسیات ڈاکٹر ٹام سٹیفورڈ نے وکی پیڈیا کے edits پر تحقیق کی اور دیکھا کہ کس طرح دماغ زبان کو پراسس کرتا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ جب آپ کسی تحریر کو ٹائپ کرنا شروع کرتے ہیں اور آپ کے ٹائپ کرنے کی رفتار اور تحریر میں روانی اور تیزی آتی ہے تو وہ چیز آپ کے معمولات میں شامل ہو جاتی ہے جس پر آپ کے دماغ کو زیادہ سوچنے کی ضرورت پیش نہیں آتی ہے۔اس معاملہ پر تحقیق کرنے والے سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ جب لوگ ایک جیسے یا بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کا استعمال کرتے ہیں تو دماغ میں موجود نیوران کے فائر کرنے کا پیٹرن تبدیل ہو جاتا ہے(نیوران کی فائرنگ دماغی افعال میں سے ہے جسے سادہ طریقے سے یوں سمجھ لیں کہ جس طرح گھروں میں بجلی کی ترسیل کے لیے بجلی کے تاروں کی وائرنگ کی جاتی ہے ایسے ہی دماغ میں نیوران کے فائر کرنے کا نظام ہوتا ہے) جس کے نتیجے میں دماغ بار بار دھرائے جانے والے الفاظ پر اپنی توانائی صرف نہیں کرتا اور ٹائپ کرنے کے دوران الفاظ چھوٹ جاتے ہیں اور یہی معاملہ گرامر کی غلطیوں میں بھی پیش آتا ہے۔

اس تحریر کا مقصد املا کی غلطیوں کو جواز فراہم کرنا ہرگز نہیں ہے۔بلکہ کسی قدر غیر اختیاری معاملہ ہونے کے باعث اس کی سائنسی وجوہات کا ادراک حاصل کر کے اس پر قابو پانے کی کوشش کرنا ہے۔جملے کے اختتام پر الفاظ کا غائب ہونا عام غلطی ہے۔اسے ذہن میں رکھ کر مسلسل مشق کرنے سے اس خامی پر قابو پانا ممکن ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ ٹائپنگ کے دوران اس بات کا خیال رکھا جائے اور تحریر مکمل کرنے کے بعد بار بار تحریر کو پروف ریڈ کیا جائے۔اگر ممکن ہو تو کسی اور سے بھی پروف ریڈنگ میں مدد لیں۔جب بات ہو الفضل جیسے موقر جریدے کے لیے لکھنے کی تو پھر ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

ایسی تحاریر جن میں املا کی غلطیاں بہت زیادہ ہوں اشاعت کے معیار پر پورا اترنے میں ناکام رہتی ہیں۔گو کہ ایڈیٹر تحریر میں رد و بدل کا استحقاق رکھتا ہے اور معمولی غلطیوں کو درست بھی کر دیا جاتا ہے لیکن اولین ذمہ داری صاحب تحریر کی ہے کہ وہ اپنی تحریر پر محنت کرے۔معروف اردو بلاگنگ ویب سائٹ ''ہم سب'' پر لکھنے والوں کے لیے ہدایات میں درج ایک جملہ ہمیشہ میرے مدنظر رہتا ہے۔ہدایات کی ذیل میں لکھا ہے۔

''بسا اوقات آپ کی ایک اچھی تحریر بھی کمپوزنگ کے غیر معیاری ہونے کی وجہ سے مسترد کی جا سکتی ہے۔اگر آپ خود اپنی تحریر کو اہم سمجھ کر اس پر محنت نہیں کریں گے، تو پھر دوسرے افراد بھی اسے اہمیت نہ دینے پر مائل ہوں گے''

(مطبوعہ الفضل آن لائن لندن مؤرخہ 2؍ مارچ 2022ء)

احتشام الحسن۔ مبلغ سلسلہ آئیوری کوسٹ

رمضان اور روحانی غذا کا حصول

رمضان کے بابرکت مہینہ میں پیدا ہونے والے روحانی ماحول سے فائدہ اٹھانا اصل چیز ہے اور یہ تسلسل جاری رہنا چاہئے اور اگر یہ تسلسل نہیں تو پھر گنتی کے چند دن ہی ہیں جو ہم نے گزار دیئے کیونکہ مومن کی زندگی کا مقصد خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے، عبادات اور اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ ہے۔ اور رمضان کا مقصد یہی ہے کہ اپنی سوچوں اور خیالات کو اس نہج پر چلانے کی تربیت لیں اور سارا سال پھر اس روحانی ماحول کے فیض کی جگالی کرتے رہیں یہاں تک کہ اگلا رمضان آجائے اور پھر روحانیت میں ترقی کی طرف مزید قدم بڑھیں۔ جب یہ حالت پیدا ہوگی تو سمجھ لیں کہ ہم نے اپنے مقصد کو پالیا۔ اس تسلسل کو قائم رکھنے کی طرف عبادتوں کے حوالے سے آنحضرت ﷺ نے بھی ہمیں توجہ دلائی ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ’’کبائر سے بچنے کے لئے پانچ نمازیں، ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک کفارہ ہوتا ہے۔‘‘

(صحیح مسلم۔ کتاب الطهارة باب الصلوٰت الخمس والجمعة الى الجمعة حدیث 440)

پس نیکیوں کی طرف توجہ اور ان میں تسلسل اور ان کی آمد کا انتظار ایک مومن کو دوسرے سے ممتاز کرتا ہے۔ غیر مومن سے ممتاز کرتا ہے۔ انسان کبائر سے یا گناہوں سے تبھی بچ سکتا ہے جب نیکیوں کو قائم رکھنے کا ایک تسلسل ہو اور ایک خواہش ہو۔ پس نیکیوں کا تسلسل قائم رکھنے کے لئے جو بھی مواقع پیدا ہوں وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنتے ہیں۔ رمضان کے ان بابرکت ایام میں ہم نے جسمانی مادی غذا میں کمی کرتے ہوئے صرف روحانی ترقیات کے حصول کی کوشش کرتے ہوئے اسے گزارنا ہے۔ ایک خاص توجہ اور کوشش اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اس کی دی ہوئی توفیق سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی طرف قدم بڑھانا ہے ان شاء اللہ۔ اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی طاقتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں۔ جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔‘‘

(الحکم جلد 11 نمبر 2 مورخہ 17؍جنوری 1907ء صفحہ 9)

فرمایا: ’’آنحضرت ﷺ رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کرکے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہئے‘‘

(تقاریر جلسہ سالانہ 1906ء صفحہ 20-21)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں: ’’رمضان شریف کے مہینہ کی بڑی بھاری تعلیم یہ ہے کہ کیسی ہی شدید ضرورتیں کیوں نہ ہوں مگر خدا کا ماننے والا خدا ہی کی رضامندی کے لئے ان سب پر پانی پھیر دیتا ہے اور ان کی پرواہ نہیں کرتا۔ قرآن شریف روزہ کی اصل حقیقت اور فلاسفی کی طرف خود اشارہ فرماتا اور کہتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ روزہ تمہارے لئے اس واسطے ہے کہ تقویٰ سیکھنے کی تم کو عادت پڑ جاوے۔ ایک روزہ دار خدا کے لئے ان تمام چیزوں کو ایک وقت ترک کرتا ہے جن کو شریعت نے حلال قرار دیا ہے اور ان کے کھانے پینے کی اجازت دی ہے صرف اس لئے کہ اس وقت میرے مولیٰ کی اجازت نہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ پھر وہی شخص ان چیزوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرے جن کی شریعت نے مطلق اجازت نہیں دی۔ اور وہ حرام کھاوے، پیوے اور بدکاری اور شہوت کو پورا کرے‘‘

(الحکم 24؍جنوری 1904ء صفحہ 12)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں: ’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں صُوْمُوْا تَصِحُّوْا روزے رکھو تاکہ تمہاری صحت اچھی ہو۔ اور صحت تبھی اچھی ہوسکتی ہے کہ اگر آپ روزوں سے یہ سبق سیکھیں کہ ہم جو بہت زیادہ کھایا کرتے ہیں بڑی سخت بے وقوفی تھی۔ رمضان نے ہمیں یہ کھانے کا سلیقہ سمجھا دیا ہے۔ درحقیقت اس سے بہت کم پر ہمارا گزارہ ہو سکتا ہے جو ہم پہلے کھایا کرتے تھے۔ تو اپنی خوراک بچاؤ اور اس کے ساتھ اپنی صحت کی حفاظت کرو۔

اب امر واقعہ یہ ہے کہ اس سے بہتر ڈائٹنگ کا اور کوئی طریق نہیں ہے جو روزوں نے ہمیں سکھایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ روزے میں کھانا کم کرنا لازم ہے کیونکہ کھانا کم کئے بغیر جو اعلیٰ مقصد ہے روزے کا وہ پورا نہیں ہو سکتا۔ یعنی صرف یہ نہیں کہ کچھ وقت بھوکے رہنا ہے بلکہ دونوں کناروں پر بھی صبر سے کام لو اور نسبتاً اپنی غذا تھوڑی کرتے چلے جاؤ۔ فرماتے ہیں اس کے بغیر انسان کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں ہوسکتی۔ ذکر الٰہی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ذکر الٰہی ایک روحانی غذا ہے اور روزمرہ کا کھانا ایک جسمانی غذا ہے۔ تو رمضان کی برکت یہ ہے یا روزوں کی برکت یہ ہے کہ وہ جسمانی غذا سے ہماری توجہ روحانی غذا کی طرف پھیر دیتے ہیں اور ذکر الٰہی میں ایک لطف آنا شروع ہو جاتا ہے اور وہ روحانی لطف ہے جو آپ کی روح کو تروتازہ کرتا ہے۔ اس کی مضبوطی کا انتظام کرتا ہے اور جسم پہ جو زائد چربیاں چڑھی تھیں ان کو پگھلاتا ہے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17؍جنوری 1997ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان مبارک میں زیادہ سے زیادہ حقیقی معنی میں روحانی غذا کے حصول کی کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نیک محمد۔ سیکرٹری تربیت میلبورن آسٹریلیا

جلسہ یوم مسیح موعودؑ
جماعت بیرک، آسٹریلیا

اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے جماعت احمدیہ بیرک (میلبورن آسٹریلیا) کو جماعتی روایات کے عین مطابق جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کے انعقاد کی توفیق ملی۔ الحمدللہ

تلاوت قرآن مجید سے اس بابرکت جلسہ کا آغاز ہوا۔ بعد ازاں اردو اور انگلش ترجمہ پیش کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید کی سعادت جناب سعادت احمد فیاض کو ملی اردو ترجمہ بھی آپ نے ہی پیش کیا۔ عزیزم ذیشان خالد نے انگریزی ترجمہ کی توفیق پائی۔

منظور قادر خان صاحب (نائب صدر جماعت) نے مختصراً یوم مسیح موعودؑ منانے کے تاریخی پس منظر سے حاضرین کو آگاہ کیا۔

جلسہ کی صدارت محترم مربی سلسلہ وودود احمد جنود نے فرمائی۔ پہلی نظم مکرم صبغت اللہ نے خوش الحانی سے پیش کی۔ بعد ازاں جلسہ کی پہلی تقریر (اردو میں) مکرم منظور قادر خان نے بعنوان ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احیائے اسلام‘‘ مؤثر پیرائے میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ان کے بعد عزیزم ثمر عثمان نے Promised Messiah’s love for children کے عنوان کے تحت چند واقعات بیان کئے۔ جنہیں بچوں نے بطور خاص بہت توجہ سے سنا۔

اس کے بعد مکرم نیک محمد نے حضرت مسیح موعودؑ کا کلام

ابتداء سے تیرے ہی سایہ میں میرے دن کٹے
گود میں تیری رہا میں مثل طفل شیر خوار

ترنم سے پیش کیا۔

ڈاکٹر عبد القیوم صاحب نے انگریزی میں بعنوان Promised Messiah’s love for the Holy Prophet بہت مؤثر طریق پر تقریر کی۔

محترم مربی صاحب ساتھ ساتھ احباب جماعت کو ضروری تفاصیل سے آگاہ کرتے رہے۔ اپنی اختتامی تقریر میں آپ نے تکبر سے مکمل اجتناب اختیار کرنے اور ہر دم عاجزی کا وصف اپنانے کی طرف خاص توجہ دلاتے ہوئے بعض واقعات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی سے پیش کئے۔

دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔ شعبہ ضیافت نے موقع کی مناسبت سے Refreshment کا انتظام کر رکھا تھا۔

الحمدللہ اس کامیاب جلسہ میں 48 خواتین، 55 مرد وحضرات نے شمولیت کی توفیق پائی۔

یوم مسیح موعودؑ کی خصوصی اشاعت کے حوالے سے ایڈیٹر کے نام خطوط

’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘

• مکرم محمد انیس دیالگڑھی۔مدیر اخبار احمدیہ جرمنی سے لکھتے ہیں:

ہمارے ہاں خصوصی نمبر شائع کرنے کا رواج اور سلسلہ ہے جوعمدہ اور قابل تعریف امر ہے کہ ایک ہی شمارے میں پوری تاریخ جمع ہوجاتی ہے۔مگر اس میں سقم یہ رہ جاتا ہے کہ ایک ضخیم نمبر کو دیکھ کرمیرے جیساسست انسان ایک لمحے کے لئے ٹھٹھک جاتا ہے اورسرسری نظرڈال کر کہتا ہے کہ اچھا ہے وقت ملنے پر پڑھوں گا۔ یوم مسیح موعود کے موقع پراب کی بار آپ نے یوم مسیح موعودؑ کے حوالے سے شائع ہونے والے مضامین کو پورے ہفتہ پر پھیلا دیا اور روزانہ کی بنیاد پر آن لائن شائع کر کے میرے جیسے بہانہ جو کے لئے بھی کوئی حیلہ نہ چھوڑا۔ خاص طور پر زمین کے کناروں تک مسیح پاکؑ کی تبلیغ پہنچنے کے بارے میں ہر روز ایک سے زائد مضامین پڑھنے کو مل جاتے۔ اور یہ بھی کہ بجائے اس کے کہ لندن میں بیٹھ کر کوئی مضمون لکھ دے دنیا کے کونہ کونہ سے مربیان سلسلہ اور دیگر احباب و نمائندگان نے مضامین لکھ کر اس آسمانی پیش گوئی کی صداقت پر مہر ثبت کی۔ مارشیس، امریکہ، فجی، طوالو آئی لینڈ، مارشل آئی لینڈ، جزائر ساؤتومے، اسکاٹ لینڈ، ناروے، سویڈن، کیری باس آئی لینڈ، مایوٹ آئی لینڈ جیسے مضامین سبحان اللہ۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

مکرم سرجیل احمد کا ماکنرو نیشاوالا مضمون تو نہایت پر اثر اور سحر انگیز تھا۔ آج کے دور کے مبلغین بھی پرانی یادوں، روائتوں اور قربانیوں کو آج بھی زندہ رکھے ہوئے ہیں اور صدیوں پرانا اہل وفا کا سلسلہ اب بھی جاری و ساری ہے۔ کینیڈا جیسے ترقی یافتہ ملک میں پلنے والا ماں کی آنکھ کا تارہ 43 گھنٹے کی فلائیٹ سے ایک ایسے اجنبی جزیرہ میں جابستا ہے جہاں بنیادی ضرورت کی چیزیں بھی میسر نہیں مگر یہی تو اس کی دائمی جنت ہے اور جسے یہ جنت نصیب ہوگئی اس کے لئے یہ دنیا ہو یا وہ دنیا سبھی کچھ ہی جنت ہے۔

کھینچے گئے کچھ ایسے کہ دنیا سے سو گئے
کچھ ایسا نور دیکھا کہ اس کے ہی ہو گئے

اور وہ نور اور جنت سے دوسروں کو بھی روشناس کرنے کی تڑپ لئے بستی بستی اور قریہ قریہ گھومتے ہیں۔

لطف یہ ہوکہ آدمی عام کرے بہار کو
موجِ ہوائے رنگ میں آپ نہیں ہیں تو کیا

یہ دیوانے دشت در دشت گھوے۔ آبادیاں بھی ان کے دم قدم سے بابرگ ہوگئیں اور ویرانے بھی گل وگلزار میں تبدیل ہوگئے۔گلوں کے اس قافلہ کی پتیاں اور خوشبو ہر طرف بکھری پڑی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو پردیس اورغریب الوطنی میں گھنی چھاؤں نہیں ڈھونڈتے۔ بلکہ جہاں جاتے ہیں وہاں کے لوگ ان کی گھنی چھاؤں میں آرام پاتے ہیں اور وصل الٰہی کے مزے لیتے ہیں۔

سینکڑوں لوگ نظر سے گزرے
کوئی سما نہ ہمیں یاد آیا

الغرض الفضل آن لائن کو مبارک ہو جس نے یہ روحانی مائدہ میسر کر کے ہمارے لئے آسودگی کے سامان مہیا فرمائے اور مسلسل فرماتا جارہا ہے۔ الفضل روز بروز خوب سے خوب تر ہوتا جارہا ہے۔

• مکرم مبشر احمد عابد لکھتے ہیں:

سید شمشاد احمد ناصر صاحب اور طارق رشید صاحب نے ’’میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘ کمال کا مضمون لکھا ہے۔ بہت عمدہ معلومات تھیں۔ بہت ایمان میں اضافہ ہوا اللہ تعالیٰ الفضل کو اور ترقی دے، آمین۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید۔ پرائیویٹ سیکرٹری لندن یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 21؍مارچ 2022ء بروز سوموار دوپہر 12 بجے اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر ایک نماز جنازہ حاضر اور چند نماز جنازہ غائب پڑھائے۔

21؍ مارچ 2022ء

نماز جنازہ حاضر

عزیزہ ھبتہ الولی مبارک بنت مکرم مبارک احمد صاحب (ساؤتھ فیلڈز۔یوکے)

9مارچ 2022 کو 12سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ عزیزہ مکرم اظہر احمد میاں صاحب مرحوم (ناظم دفتر جلسہ سالانہ یوکے) کی نواسی تھیں۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بھائی عزیزم مباہل احمد بعمر چھ سال شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

1۔ مکرم صوبیدار میجر فخر اقبال شبلی صاحب ابن مکرم ملک محبوب عالم صاحب

21 فروری 2022 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے مقامی جماعت میں سیکرٹری مال کے علاوہ سیکرٹری تحریک جدید اور سیکرٹری وقف جدید کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، غریب پرور، مہمان نواز، خلافت سے گہرا عقیدت کا تعلق رکھنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم اللہ کے فضل سے 1/7 حصہ کے موصی تھے۔

2۔ مکرمہ امینہ فرحت صاحبہ اہلیہ مکرم ادریس خان صاحب (انڈیا)

17مارچ 2022 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نے بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔ خلافت کی فدائی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

24؍ مارچ 2022ء

مکرم منیر احمد جاوید۔ پرائیویٹ سیکرٹری لندن یہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مؤرخہ 24؍مارچ 2022ء بروز جمعرات دوپہر 12 بجے اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر ایک نماز جنازہ حاضر اور چند نماز جنازہ غائب پڑھائے۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ ساجدہ صدیقہ منان صاحبہ (ارلز فیلڈ۔ یوکے)

8مارچ 2022 کو 57سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کا تعلق لاہور کی میاں فیملی سے تھا اور آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں عبدالعزیز مغل صاحب کی نواسی تھیں۔ مرحومہ بیماری کی وجہ سے تقریباً تیس سال سے وہیل چیئر پر تھیں۔ بیماری کا بڑی بہادری کے ساتھ مقابلہ کیا۔ آپ بہت دیندار، صوم وصلوٰۃ کی پابند، ملنسار، غریبوں کا خیال رکھنے والی، صابرہ و شاکرہ ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ حد درجہ احترام اور عقیدت کا تعلق تھا۔ آپ نے عمرہ کرنے کی سعادت پائی۔ انہیں جلسہ سالانہ قادیان میں بھی شمولیت کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں بوڑھی والدہ مکرمہ آمنہ صدیقہ منان صاحبہ کے علاوہ چار بھائی اور تین بہنیں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

1۔ مکرم رانا عبدالرحمٰن صاحب (جرمنی)

18فروری 2022 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم 1990 سے جرمنی میں مقیم تھے اور جلسہ سالانہ پر مٹھائی کا سٹال لگاتے تھے۔ خوشاب میں مخالفین نے آپ کی دکان کو آگ لگا دی تھی لیکن اللہ کے فضل سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، غریب پرور، چندوں میں باقاعدہ بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

2۔ مکرمہ زمیلہ مقبول صاحبہ اہلیہ مکرم عبداللطیف مقبول صاحب مرحوم (ایڈیلیڈ۔آسٹریلیا)

17 فروری 2022 کو 81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کو اپنے خاوند کے ساتھ 1963 میں فجی میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ بعد ازاں آپ کی تبلیغ سے خاندان کے دیگر افراد کو بھی قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ آپ کے شوہر نے جماعت فجی کے پہلے امیر اور پھر آسٹریلیا ہجرت کے بعد جماعت برسبن کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ خدمت دین کے کاموں میں اپنے شوہر کے شانہ بشانہ کام کرتی رہیں اور اس کے علاوہ صدر لجنہ برسبن کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ غریب پرور، صدقہ وخیرات کرنے والی، مہمان نواز، مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ایک بہت مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بچے شامل ہیں۔

3۔ مکرم محمد افضل بٹ صاحب (آف جرمنی)

18 دسمبر 2021 کو پاکستان میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مرحوم جماعتی کاموں میں تعاون کرنے والے ایک نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ چندہ جات کے علاوہ دیگر مالی قربانیوں میں بھی حسب توفیق حصہ لیتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چھ بیٹیاں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

(ادارہ کی طرف سے پسماندگان کی خدمت میں تعزیت پیش ہے)

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

بقیہ: بیلیز مشن کی کارگزاری...... از صفحہ 7

پیغام بھی امیر صاحب کے حوالے کیا۔ کہ ’’احمدیہ مسجد کا دورہ واقعی ایک سعادت ہے اور آپ بیلیز میں جو عظیم کام کر رہے ہیں اس کے لیے آپ کا بہت بہت شکریہ۔ ہمارا پیدا کرنے والا آپ پر اور آپ کے بچوں پر اپنا فضل فرمائے‘‘۔ وزیراعظم نے ایم ٹی اے کے لئے ایک انٹرویو بھی ریکارڈ کروایا اور ایک گھنٹہ ہمارے ساتھ گزار کر واپس تشریف لے گئے۔

میڈیا کا کردار

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ بیلیز کے تمام میڈیا گھروں سے دیرینہ اور اچھے تعلقات قائم ہیں۔ اس مسجد کے افتتاح سے پہلے تین مرتبہ صبح کے پروگراموں میں افتتاح اور دوسرے پروگراموں کے اعلان کے لئے شمولیت کی گئی۔ اس کے علاوہ مسجد نور میں 17 فروری کو ایک پریس کانفرنس کا انعقاد بھی کیا گیا جس میں امیر جماعت احمدیہ کینیڈا اکرم لال خان صاحب اور دوسرے مربیان، صدر صاحب بیلیز اور دوسرے اراکین کے ساتھ مسجد کے افتتاح، جلسہ اور باسکٹ بال لیگ کے لئے جو بیلیز میکسیکو اسپورٹس سینٹر میں منعقد ہونا مقصود تھا کی تمام تفصیلات سے پریس کو آگاہ کیا۔

سینٹرل جیل کا دورہ

مورخہ 17فروری کے روز ہی جماعت بیلیز نے آنے والے مہمانانِ کرام کے ساتھ سینٹرل جیل کا مختصر دورہ کیا۔ اس موقع پر جیل کے ڈائیریکٹر صاحب نے بڑے احسن انداز میں واضح کیا کہ بیلیز میں جرائم کی شرح اتنی کیوں بڑھ چکی ہے۔ اور جماعت کے اس کردار کو سراہا کہ ہم نے قیدیوں کی اصلاح کے لئے ان سے اچھے تعلقات بنائے ہیں اور شکریہ ادا کیا کہ جماعت کی جانب سے باسکٹ بال گولز کے بوڈز لگوائے گئے ہیں۔

اے بی ایل اور کے کالکر کا دورہ

صبح کا آغاز نماز فجر سے کیا گیا اور ناشتہ کے بعد تمام مہمان باسکٹ بال لیگ کا میچ دیکھنے گئے نوجوان بچوں نے کچھ دیر کھیل کا لطف اٹھایا پھر دو کشتیوں میں سوار ہو کر کئے کالکر جزیرہ کی جانب سفر شروع کیا تا کہ اس جگہ کی سینری، خوبصورتی اور حسن سے لطف اندوز ہوسکیں۔ اس سیر کے دوران مسافروں کی خاطر تواضع بھی جاری رہی۔ جزیرے پر مختلف جگہوں کی سیر کے ساتھ ساتھ مرد مہمانوں کو سمندر میں تیراکی کا بھی موقع ملا۔ ظہر، عصر نمازوں کے بعد مہمانوں کو اپنے طور پر پھرنے کا بھی موقع مل گیا اور پھر بیلیز کو واپسی ہوئے۔

بیلیز کے ممبرانِ جماعت کے گھروں کا دورہ

سوموار 21 فروری کو صدر صاحب اور خاکسار نے مہمانان کرام کے ہمراہ بیلیز کے بعض احمدی ممبران کے گھروں کا دورہ کیا۔ کچھ ممبران شہر میں رہائش پذیر ہیں اور کچھ دیہی گاؤں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان علاقہ جات میں بہت سے افراد کے مالی حالات اچھے نہیں ہیں اس کے لئے کچھ ممبران نے پینٹری بیگ کے لئے مدد بھی کی۔

بیلوپین مشن اور میئر

سوموار 21 فروری کی شام کو بیلیز شہر کے مشنریز نے مہمانانِ کرام کو ٹاؤن آف پلے سینیا میں مدعو کیا تھا۔ اس جگہ پر پہنچنے سے پہلے راستے میں مشن ہاؤس میں وقفہ کیا اور لنچ کے بعد ظہر وعصر کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد یہاں تصاویر لی گئیں۔ بعد ازاں مہمانانِ کرام کی لوکل میئر اور انکی ٹیم سے ملاقات بھی کنفرم ہوگئی اور ان سے پندرہ منٹ کی مختصر ملاقات میں آئیندہ کے لئے منصوبہ بندی پر بات ہوئی اور انہوں نے جماعت کے کام کو سراہا۔ میئر کے ساتھ تصاویر بھی بنوائی گئیں۔ اور پھر ہوپکنز بے کی جانب روانگی ہوئی۔

چھوٹی مگر سبق آموز بات

سفر میں امیر

سفر پر تین یا اس سے زائد افراد کے اکھٹے جانے کی صورت میں ایک کو امیر قافلہ مقرر کر لینے کا آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ آنحضور ﷺ ہمیشہ اس امر کا خیال رکھا کرتے تھے اور اپنے سفروں میں ایک کو امیر قافلہ مقرر فرماتے۔ امیر قافلہ کی قیادت و رہنمائی دوران سفر مسافروں کو رستے کے تعین اور قیام و طعام جیسے کئی اور درپیش باہمی معاملات کو مسائل سے بچانے کے ساتھ ساتھ سفر کو کامیاب اور بابرکت بناتی ہے۔

مرسلہ: ناصرہ احمد۔ کینیڈا

طلوع وغروب آفتاب

06 اپریل 2022ء

	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:52	18:37
مدینہ منورہ	04:49	18:40
قادیان	04:48	18:51
ربوہ	04:28	18:31
اسلام آباد ٹلفورڈ	04:58	19:44

فقہی کارنر

روزہ کی اہمیت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ابن آدم کا ہر عمل اُس کے لئے ہوتا ہے سوائے روزہ کے۔ کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اُس کا بدلہ ہوتا ہوں اور روزے ڈھال ہیں اور جب تم میں سے کسی کے روزے کا دِن ہو تو وہ کوئی فحش بات نہ کرے اور نہ شور وغل کرے۔ اور اگر کوئی اُس کو گالی دے یا اُس سے لڑے تو چاہئے کہ وہ یہ کہہ دے: میں روزہ دار شخص ہوں۔ اور اُسی ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے! یقیناً روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بُوئے مشک سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے۔ (پہلی خوشی) اُس وقت ہے جب کہ وہ افطار کرتا ہے اور (دوسری) جب وہ اپنے ربّ سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزہ کی وجہ سے خوش ہو گا۔

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شتم 1904ء)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)